

## رببر معظم کا امام حسین (ع) تربیتی یونیورسٹی سے فارغ ہونے والے جوانوں سے خطاب - 24 / May / 2010

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اس یونیورسٹی میں ٹریننگ اور تربیت کے دوران حاصل کردہ کامیابیوں نیز تین خرداد ۱۳۶۱ھ - ش (چوبیس مئی ۱۹۸۲ عیسوی) کے عظیم دن کی سالگرہ کی مناسبت سے آپ سبھی عزیز جوانوں اور مستقبل کی امیدوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ، تین خرداد کا دن ، انقلاب کی تاریخ بلکہ ملک کی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش دن ہے۔

آجکیتقریب سپاہ پاسداران کے شایان شان انتہائی شاندار تقریب تھی ، یہ تقریب سپاہ پاسداران کی معنوی ، روحانی ، جسمانی، فکری و عملی پیشرفت کی آئینہ دار تھی -

میرے عزیزو! خرم شہر کی فتح کا دنسنہ ۱۳۶۱ کے ماہ اردیہشت و خرداد ( اپریل و مئی ۱۹۸۲ عیسوی ) میں انجام پانے والے " بیت المقدس " فوجی آپریشن کا نقطہ عروج تھا، یہ دنہمارے لئے ، ہماری تاریخ و مستقبل کے لئے ایک سبق آموز اور عبرتناک دن ہے ، چونکہ اس دن سپاہ پاسداران کے جاں بکف جانبازوں نے حیرت انگیز ہم آہنگی ، ناقابل وصف شجاعت اور ایثار کے ذریعہ نہ صرف عراقی فوج کے جسم پر کاری ضرب لگائی بلکہ عالمی سامراجی نظام پر گہرا وار کیا چونکہ یہ نظام اپنے تمام وسائل کے ذریعہ بعثی حکومت کی پشت پناہی کر رہا تھا ، اس دن کسی کو اس کامیابی کا گمان تک نہیں تھا لیکن یہ واقعہ رونما ہوا -

اس کامیابی کا اصلی عامل و سبب کیا تھا؟ یوں تو اس سلسلے میں کئی عوامل کو گنویا جاسکتا ہے لیکن اس کامیابی کا حقیقی عامل ، خداوند عالم کی ذات اور اپنی طاقت پر بھروسہ تھا ، اگر ہم اس دور میں پروگرام کے مطابق اور رائج حساب و کتاب کی بنیاد پر اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تو کوئی بھی شخص یہ فیصلہ نہ کرپاتا کہ یہ واقعہ رونما ہوسکتا ہے لیکن ہمارے جوان ، ہمارے صاحب ایمان ہموطن ، مسلح افواج کے مجاہد، پر عزم ، مؤمن اور دلیر جوان ، خداپر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے موت کی پرواہ کئے بغیر میدان کارزار میں کود پڑے اور اس عظیم واقعہ کو معرض وجود میں لائے - خرم شہر کی فتح اس قابل فخر کارنامہ کا نقطہ عروج اور ثمرہ ہے لیکن اس فوجی آپریشن میں جو تقریباً ایک مہینہ تک جاری رہا ایثار و قربانی کے بے شمار حیرت انگیز مناظر پائے جاتے ہیں -

عزیز جوانو! عزیز فرزندو! میں آپ کو سفارش کرتا ہوں کہ آپ ان فوجی آپریشنوں کے سلسلے میں تحریر شدہ کتابوں

کا بغور مطالعہ کریں اور ملاحظہ کریں کہ کیا چیزوں کا ہوا ہے؟ اگرچہ ان کتابوں میں ان آپریشنوں کے محض چند ہی گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن یہ بھی غنیمت ہے، آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہمارے جوانوں، ہمارے مجاہدوں نے کتنے درخشان کارنامے انجام دیئے ہیں، ان مجاہدوں اور جوانوں میں سے جس کسی کا تذکرہ کریں ایک موٹی کتاب بن جائے گی لیکن اگر ہم ان میں سے کسی کو بعنوان نمونہ اور استثناء پیش کرنا چاہیں تو ہمیں شجاع، جان نثار اور دلیر کمانڈر "شہید متوسلیمان" جیسے افراد کا نام پیش کرنا چاہیے، ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے کہ ان افراد نے اس عظیم فوجی آپریشن اور مقابلہ میں کیا کیا؟ کس طاقت سے استفادہ کیا؟ یہ جملہ جو امام امت (رہ) سے نقل ہوا ہے اور آپ نے جسے بار بار سنا ہے کہ "خرم شہر کو خدا نے آزاد کیا" یہ جملہ ان جملوں میں سے سب سے زیادہ دقیق اور حکیمانہ جملہ ہے جو اس سلسلے میں کہے گئے ہیں، یہ جملہ بعینہ "وما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمى" (۱) (اور پیغمبر آپ نے سنگریزے نہیں پھینکے ہیں بلکہ خدا نے پھینکے ہیں) کی طرح ہے۔ مجاہدین اسلام کے دلوں، ان کے فولادی عزم و ارادے، ان کے صبر، ان کے طاقتور بازوؤں اور جدتِ عمل میں خداوند عالم کی قدرت جلوہ گر ہوئی، ہمارا دشمن اپنی مادّی طاقت پر مغرور تھا، بالکل واضح ہے کہ کوئی بھی مادّی طاقت ایسی معنویّت اور انسانیت کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتی، یہ ہمیشہ کی تاریخ ہے، آج بھی ایسا ہی ہے۔ میرے عزیزو! آج بھی مادّی طاقتیں اپنی تمام تر توانائی، پیسہ، صنعت، پیشرفتہ ٹیکنالوجی، علمی ترقی کے باوجود ایک ایسے انسانی مجموعہ کا مقابلہ کرنے سے عاجز و لاچار ہیں جس نے ایمان، عزم، راسخ، ہمت اور ایثار کو اپنا معیار قرار دیا ہے۔

وہ لوگ جو اس دور میں ایرانی قوم اور مجاہدین اسلام کے خلاف صف آرا تھے بعینہ وہی لوگ ہیں جو آج ایرانی قوم کے مدّ مقابل صف آراء ہیں، ہمیں ان لوگوں کو پہچاننا چاہیے۔ اس دور میں بھی اس قوم کا سامنا، امریکہ، برطانیہ، نیٹو، اور فرانس و جرمنی سے تھا، یہ حکومتیں اس دور میں صدّام ملعون کو کیمیاوی اسلحہ دے رہی تھیں، فوجی سازو سامان فراہم کر رہی تھیں، جنگی جہاز، جنگینقشہ جات اور محاذِ جنگ کی تازہ ترین نقل و حرکت سے باخبر کر رہی تھیں، یہ حکومتیں، اس امید سے صدّام کے پیچھے کھڑی تھیں کہ شاید وہ اس طریقہ سے اسلامی جمہوری نظام، توحید و معنویت کے اس بلند مرتبہ نظام، توحید و انسانیت کے اس لہراتے پرچم کو سرنگوں کر سکیں اور اقوامِ عالم کی صدائے آزادی و خود مختاری کو دبا سکیں۔ اس دور میں صدّام کی پشت پر یہی لوگ تھے آج بھی یہی لوگ ہیں۔ آج بھی یہی لوگ ہیں جو اپنے جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعہ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں، یہ لوگ دنیا کے اکثر خطوں کی بدامنی کا باعث خود ہیں لیکن ایران کو عالمی امن کے لئے خطرہ ظاہر کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پاکستان میں آئے دن مظالم ڈھا رہے ہیں، افغانستان میں سالہا سال سے خون کی ہولی کھیل رہے ہیں، عوام کو قیدی بنائے ہوئے ہیں، عراق و فلسطین میں خون کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو قدس کیغاصب شیطانی صہیونی حکومت کی بے دریغ حمایت کر رہے ہیں، یہی لوگ آج ایرانی قوم کے خلاف صف آراء ہیں۔ سنہ ۶۱ میں صدّام کی پشت پر بھی یہی لوگ تھے۔ اس دن انہیں شکست کھانا پڑی تھی آپ اطمینان رکھیے کہ موجودہ دور میں بھی انہیں ہزیمت اٹھانا پڑے گی۔

اسلامی جمہوری نظام، دنیا کی دوسری جمہوری وغیر جمہوری حکومتوں کی مانند نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے پاس پیغام ہے، اسلامی نظام کے پاس وہ پیغام ہے جس کی دیگر اقوامِ عالم پیاسی ہیں، یہ نظام دنیا کے دیگر ممالک، دیگر حکومتوں اور سیاسی نظاموں سے بالکل مختلف ہے، وہ نظام ایک خاص جغرافیائی حد تک محدود ہیں، ان پر ایسے حکمران مسلط ہیں جو قسم قسم کی شہوتوں اور خواہشاتِ نفسانی

کا شکار ہیں لیکن اس نظام میں انسانیت اور انسانی اقدار کے مسئلہ کو اہمیت دی جاتی ہے ، دوسروں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے والی تسلط پسند طاقتوں کے چنگل سے مظلوم قوموں کو نجات دلانے کی بات کی جاتی ہے ، ہمارا اسلامی نظام ، عالم انسانیت کے لئیے پیغام کا حامل ہے ، اسی پیغام نے دنیا کو نکلنے کی کوشش میں مصروف طاقتوں کو اس قوم کے مقابل لا کھڑا کیا ہے اگر آج اس مقابلہ کا پہلا دن ہوتا تو عین ممکن تھا کہ کچھ لوگوں کے دلخوف سے لرز اٹھتے ، لیکن آج پہلا دن نہیں ہے ، گزشتہ اکتیس سال سے مختلف صورتوں میں یہ مقابلہ جاری ہے : اس دوران ہمارے دشمنوں نے فوجی حملہ ، سیاسی ہتھکنڈہ ، اقتصادی پابندی اور دیگر طرح طرح کی دھمکیوں کو آزمایا، دنیا کے توسیع پسند ممالک میں مختلف حکومتیں آئیں اور گئیں لیکن ایرانی قوم آج بھی اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑی ہے ، یہ مضبوط عمارت روز بروز سرفراز ہوتی گئی ہے ، اس زرخیز زمین میں اس خدائی پودے ، اس شجرہ طیبہ کی جڑیں روز بروز پھیلتی چلی گئی ہیں اگر اس دور میں معنویت ، اسلامی قدروں اور ایران عزیز کے دشمنوں میں ذرہ بھر امید پائی جاتی تھی تو آج وہ بھی باقی نہیں ہے ، عالم یاس و ناامیدی میں ہاتھ پیر مار رہے ہیں وہ اس راستہ کو نہیں پہچانتے ، وہ ایرانی قوم کو نہیں پہچانتے ، وہ عصر حاضر کا موازنہ آج سے تیس ، چالیس یا پچاس برس قبل سے کر رہے ہیں جب دنیا پر سپر طاقتوں کا راج تھا ؛ یہ موازنہ سراسر غلط ہے ، دنیا بدل چکی ہے ، قومیں جاگ اٹھی ہیں ، اسی وجہ سے ایرانی قوم اور اس قوم کے برجستہ و ممتاز جوان ( سپاہ پاسداران کے جوان ) عصر حاضر میں پوری دنیا کی قوموں کی امیدوں کا مرکز ہیں، بہتسی حکومتیں بھی آپ سے امید لگائے بیٹھی ہیں اور آپ کی طرف دیکھ رہی ہیں حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے اسلامی جمہوریہ ایران کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں ہرگز مداخلت نہیں کرتا ، لیکن ان پیغامات سے ، اس استقامت سے ، تمام میدانوں میں آپ کی معنوی طاقت سے انکی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان میں استقامت و مزاحمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔ موجودہ دور میں ، برعظیم ایشیا، افریقہ ، امریکہ حتیٰ یورپ میں ایسی قوموں کی کمی نہیں ہے جو آپ سے آس لگائے ہوئے ہیں اور آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔

میرے عزیزو! جوانی ، اس کی قوت اور اپنی صلاحیتوں کی قدر و قیمت سمجھو، سپاہ پاسداران، فوجی جوان ، پولیس اور رضاکار فورس کے جوان ، ترقی اور کمال کے اس موقع غنیمت کی قدر و قیمت کو پہچانیں ، دور حاضر میں اس الہی مملکت کے تمام وسائل ، صاحب ایمان ، نیک کردار اور ممتاز جوانوں کے لئے وقف ہیں ، ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔ ان مواقع سے استفادہ کیجئے ۔ ان مواقع سے استفادہ ، اس نعمت کا سب سے بڑا شکر ہے ۔

اگرچہ امام حسین (ع) یونیورسٹی اور جامع یونیورسٹی دونوں نہایت عظیم اور مفید مراکز ہیں جنہیں سپاہ پاسداران نے قائم کیا ہے لیکن سپاہ کے فائدہ اور اس کی علمی ، فنی اور عملی پیشرفت کے لئے اس یونیورسٹی کو جامع یونیورسٹی سے الگ کرنا کل بھی ضروری تھا اور آج بھی ضروری ہے ، جامع یونیورسٹی اور سپاہ کی تربیت و ٹریننگ کی ذمہ دار یونیورسٹی میں سنجیدگی سے اس کا تعاقب کیا جائے ۔ الحمد للہ ان یونیورسٹیوں میں اعلیٰ اساتید، اچھے جوان اور بہترین منتظم جمع ہیں ، ان میں سے ہر کوئی اپنی ذمہ داری کو اچھے ڈھنگ سے نبھائے ۔

خداوند! اس محفل پر اپنے لطف و کرم کو نازل فرما، پروردگارا! ہمارے عزیز امام (رہ) کو جنہوں نے ہمارے لئے یہ

تابناک راستہ کھولا، اپنے سب سے برتر لطف و کرم سے نواز، خداوندا! ہمارے شہیدوں ( جو آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے ) کے درجات میں اضافہ فرما، ہمیں ان سے ملحق فرما، حاضرین جلسہ کا خالصانہ سلام، امام زمانہ ( عج ) کی خدمت اقدس میں پہنچادے۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

---

( ۱ ) سورہ انفال ، آیت ۱۷